منشور محمدی

منشور رسولان محتاج سخاتم - باخاتم ومہر آمدہ منشور محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل - گویان صفت وسیرت پیمبر ومحمد

عدد ۱۶ | مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۴ ھ مطابق ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۸۶ ع | سالہ ۱۶

اشتہار یہ اخبار عشرہ واز مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بجساب ۱۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئین

بقیہ ساصیاء الایمان بترجمۃ القرآن

۲۰ - حریرد گستال نامی فرانسیسی نے بھی قرآن شریف کا ترجمہ کیا ہی مگر مجکو اوسکے سن ترجمہ وغیرہ کسی امر کی کیفیت سے کچھہ بھی اطلاع نہین -

۲۱ - کپتان برٹن نامی ایک انگریز نے بھی انگریزی مین قرآن کا ترجمہ کیا ہے مگر مینے بجز ترجمہ سورہ فاتحہ کے جسکو راذویل نے اپنے ترجمہ کی دیباچہ مین نقل کیا ہی اور کوئی عبارت نہین دیکھی لیکن اوسی سے اسکے ترجمہ کا طرز معلوم ہوگیا کہ اُس نے بھی ہر آیت کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور ہر آیت کے مقابلہ مین شمار اعداد آیات بھی درج کیا ہی -

۲۲ - سنہ ۱۸۷۶ ع مین پادری وہری مقیم لودیانہ وسہارنپور نے موضح القرآن ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کو اوسکے تفسیری فائدون کو حذف کرکے عیسائی واعظون کے لئے مع ایک مقدمہ وفہرست مضامین قرآن لودیانہ مین چھپوایا اسکے مقدمہ کو پادری ہوز مقیم پشاور نے لکھا ہی اُس مین مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا کچھہ حال اور مختصر کیفیات عقاید وفرق مسلمین وادلہ اربعہ اسلامیہ یعنے کتاب وسنت واجماع امت وقیاس ائمہ واختلاف قرأت وتجزیہ قرآن وتحقیق سور وآیات ورکوعات وربع ونصف وثلث وغیرہ اور بحسب تحقیق اصول حقیقت ومجاز وعام وخاص ومجمل ومتشابہ وغیرہ کا بھی کچھہ حال بیان کیا ہے اور ایک نقشہ ناسخ و منسوخ کا بھی بنایا ہی اور اسکے اخیر مین جو ایک فہرست مضامین قرآن کے لاحق کی گئی ہے اوس مین خالا کی

حاشیہ یعنے قرآن کے پارہ پارہ ہونے کا حال ۱۲ محمد البلیاوی

سے ایسے انداز سے آیتون کا بتادیا گیا ہے جو خاص عیسائی
واعظون کے بکار آمد ہو اور مسلمانون پر اعتراض نہ ہو
مثلاً جہان قرآن مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اہل کتاب کہتے
ہین کہ خدا نے اپنے لئے بیٹا ٹھہرالیا ہے وہان جملہ اہلِ
کتاب کہتے ہین حذف کرکے یہہ بتلایا گیا ہے کہ خدا نے
بیٹا ٹھہرالیا ہے الی غیر ذلک واضح ہو کہ درحقیقت
یہہ ترجمہ بھی ہم مسلمانون کا ہے لیکن بباعث تصرفات
عیسائیون کے اسکا ذکر یہان کیا گیا ہے -

۲۲ سنہ ۱۸۸۰ء مین پامر کا ترجمہ ایک متوسط درجہ
کے جو بمقام کیمبرج مدرسہ جان ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۰ء
مین لکھا گیا تھا اور سنہ ۱۸۸۰ء مین مطبع کلارنڈن واقع
آکسفورڈ مین چھپا اسکے دیباچہ مین تاریخ عرب حالات
پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام وارکان اسلام وعقاید
واعمال مسلمین وتحقیق سور وآیات واحزاب ورکوعات
وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہین اور ایک اہتمام جدید یہہ
کیا گیا ہے کہ ہر سورہ کا خلاصہ بھی علحدہ علحدہ
اس مین مندرج کیا گیا ہے اس مین ایک شخص نالڈیک
نامی عیسائی کا یہہ عجیب قول بھی نقل کیا گیا ہے
کہ حروف مقطعات زید وغیرہ کاتبین قرآن کے
اسماء بطور مانوگرام یعنے مخفف لکھے گئے ہین مثلاً
الٓرٰ الذ بیر کا مخفف ہے اور طٰہٰ المغیرہ کا اور طلحہ
طلحہ کا الی غیر ذلک یہہ ترجمہ خود مقر ہے کہ یہہ
ہمارا ترجمہ باعث التزام ترجمہ لفظی کے فصیح نہین
ہے صرف ایک اوسط طور کا ہے یہہ ترجمہ اس
امر کا بھی معترف ہے کہ ہمنے اپنے اس ترجمہ مین بہت

حاشیہ بھی نہین لکھا ہے اس مین محض ضروری
حاشئے لکھے گئے ہین جنکو مطول حاشیہ دیکھنا ہو وے
سیل کے حاشیون کو دیکھین اس مترجم نے
جو کچھہ قدرے قلیل حاشیہ لکھا ہے تو وہ صرف
بیضاوی ہی سے نقل کیا ہے اور چونکہ یہہ مترجم
اس زمانہ کا فلسفی شخص ہے اس لئے جو حاشیہ
کہ اسنے تفسیر بیضاوی سے اخذ کیا ہے اوسکے
سیدہی سادی مذہبی بیان کو فلسفی طور پر ادا
کیا ہے اور کنایۃً منقول عنہ بلکہ جمیع مفسرین
اسلام پر اعتراض کیا ہے چنانچہ تفسیر آیت الم
تر ان اللہ سخر لکم ما فی الارض والفلک
تجری فی البحر بامرہ ویمسک السماء ان
تقع علی الارض الا باذنہ مین لکھتا ہے کہ
سماء سے پانی مراد ہے کیونکہ ان فلسفون کے
نزدیک آسمان کوئی چیز نہین ہے فقط ایک
حد نظر و مدبصر کا نام ہے مجازاً پانی و بدلی و
بلندی وغیرہ پر استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ بیضاوی
کی یہہ عبارت ہے ویمسک السماء ان تقع
علی الارض من ان تقع او کراھۃ ان تقع بان
خلقھا علی صورۃ متداعیۃ الی الاستمساک
الا باذنہ لا بمشیۃ تعالی وذلک یوم
القیامۃ وفیہ رد لاستمساکھا بذاتھا
فانھا مساویۃ لسائر الاجسام فی الجسمیۃ
فیکون قابلۃ للمیل الھابط قبول غیرھا انتھی
اسکے بیان مین لکھتا ہے کہ ٹھیک معنے سماء کے

وہی سطر یعنے پائی ہے لیکن مفسرین اس کا
لحاظ نہین کرتے اس مترجم نے اخیر قرآن
مین ایک فہرست بھی بترتیب ابجد اسماء مضامین
قرآن کے لاحق کی ہے جاننا چاہیئے جبکہ اس
ترجمہ کے پیشتر سیل و راڈویل وغیرہ کے ترجمے
شایع ہو چکے تھے اور وہ سب یقیناً مترجم کے
مدنظر بھی ضرور رہی ہون گے تو پھر
باوجود انکے مترجم کا یہہ ترجمہ جو باقرار اوسکے
اُن تراجم سے کسی امر مین فوقیت نہین رکھتا
مرتب کرنے اور چھپوانے وغیرہ کے محنتون کے
انتیاد کرنے کی کوئی عمدہ وجہ نہین معلوم ہوتی
اگر کچھہ ہے تو یہی ہے کہ اس ذریعہ سے مترجم
اپنا نام بلند کرے اور جو مضامین اوسنے دیباچہ
مین لکھا ہے معتبر سمجھا جائے بعض اخبار والون سے
معلوم ہوا کہ یہ امر واقعہ مصر مین بدوؤن کے ہاتھ
سے مارا گیا۔

۲۴۔ اسکے بعد ۱۸۸۱ء مین پادری ویری
مقیم لودیانہ نے باعانت رنگر پادری آگرہ و بحکم
ولیم میور مقیم لندن ایک کتاب بنام کمپری ہنسیو
کنٹری ان وی قران مشہور بتفسیر قرآن ویری
مرتب کیا اور اوسکے ایک برس بعد ۱۸۸۲ء مین
اسکی ایک جلد لندن مین چھپوایا درحقیقت یہہ
ترجمہ سیل ہے جسکو ویری نے اپنی کمی و زیادتیون
سے ماہوار کیا ہے اور جو دیباچہ سیل نے لکھا ہے
اگرچہ اس مین اوسکو رکھا ہے مگر تو بھی اوسنے

سے باتین اس مین گھٹائی بڑھائی گئے ہین خود مہتمم
نے دیباچہ مین بیان کیا ہے کہ یہہ قرآن عیسائے
واعظون کیلئے مین نے مرتب کیا ہے اس مے
بہت سے نشانات و علامات و حواشی زیادہ کئے گئے
ہین یہہ کتاب چند جلدون مین منقسم ہے اور ابھی
تک کل مطبوع نہین ہوی ہے فقط دیباچہ و سورہ
فاتحہ سے لیکر سورہ یونس تک تین جلدون تک
مطبوعہ لندن مینے دیکھا ہے اور پرسون ویری
کا ایک پوسٹ کارڈ میری نام سہارن پور سے
آیا اوس سے ظاہر ہوا کہ یہہ کتاب چار جلدون
تک ہوی ہے یہہ مہتمم اپنی دیباچہ مین وعدہ کرتا
ہے کہ اسیطرح کل قرآن کی تفسیر چھاپے جاوینگی
اور اس کے اخیر مین ایک فہرست مضامین قرآن
کی بھی لاحق کی جاوے گی مہتمم نے جن جن کتابون
سے اوسکو بزعم خود درست کیا ہے اکثر اونمین وہ
کتابین ہین جو بمقابل اسلام تصنیف ہوے ہین
اور بعض ایسے ہین جنکو محققین مسلمین غیر معتبر جانتے
ہین اس مہتمم نے اون عیسائی مصنفون کے
جنہون نے اسلام کی کچھہ حقیقی جانبداری یا اوسکے
طرف سے جوابدہی کی ہے کنایۃً تردید کی ہے
اس مہتمم نے اپنے حاشیہ مین دیدہ و دانستہ بہت
سے ایسی باتین لکھی ہے جنکو تفسیر قرآن نہین بلکہ
تحریف قرآن کہنا چاہیے بطور نمونہ کے ہم یہہ
امر دکھلاتے ہین کہ تفسیر غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین مین جمہور علماء مسلمین بھی

بیان کرتے ہین کہ مغضوب علیہم سے یہود اور
الضالین سے عموماً نصارا مراد ہین اور مولانا شاہ
عبدالقادر دہلوی رح نے بھی موضح القرآن مین
یہی لکھا ہے مگر یہہ ناقابل مفسر اسکی تفسیر مین لکھتا
ہے کہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب یہہ فرماتے
ہین کہ مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے فرقہ
نسٹورین یعنے ناصری فرقہ کے لوگ مراد ہین پس
اس سے متہم اپنے عیسائی واعظون کو گویا تلفظا
یہہ کہتا ہے کہ قرآن مین ضلالت کا حکم جو کیا گیا
ہے وہ فقط ناصری فرقہ کے لوگون پر کیا گیا ہے
جو ہم عیسائیون مین ایک مردود فرقہ ہے کچھہ یہہ
حکم ہم پروٹسٹنٹ وغیرہ فرقون پر نہین ہے
حالانکہ قرآن عموماً حکم کرتا ہے کہ عیسائی کے
تمامی فرقے گمراہ ہین

۲۵ پنگروی نامی ایک انگریز نے بھی قرآن P۳۷۶
شریف کا ترجمہ انگریزی مین کیا ہے مگر مجھکو اوسکی
سن تصنیف وغیرہ کسی امر سے اطلاع نہین۔

۲۶۔ مخالفین اسلام مین سے اجکل پادری
تارا چند ساکن کلکتہ نے بنگلہ زبان مین باعتبار
کسی ناواقف بنگالے مولوی کے ترجمہ سبیل اور
روش ترجمہ عبدالقادر صاحب مطبوعہ ۱۸۶۳ء
مقام آلہ آباد مرتبہ علماء نصارے سے پارہ پارہ
ٹکڑہ ٹکڑہ کے پارہ پارہ بطور اخبار مطبع پیٹ
سن کلکتہ مین چھپوا کر شایع کیا ہے۔

۲۷۔ اسکے بعد برہمو لوگون کو قرآن کے ترجمہ
کا خیال ہوا چنانچہ باشارہ بابو کیشب چندر سین
امام فرقۂ برہمو بابو گرشن چندر کے اہتمام سے
سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین پہلا پارہ ترجمہ قرآن بنگلہ شہر
شیرپور متعلقہ بنگالہ کا چھپا ہوا کلکتہ وغیرہ مین
شائع ہوا اور جسے برابر اوسکے ایک ایک جلد
ماہانہ نکلنے لگی چنانچہ اس وقت تک اوسکے
پچیس جلدین تمام ہوچکین ہین اس ترجمہ مین
ان لوگون نے اگرچہ اس امر کا التزام کیا ہے کہ
انگریزی ترجمون سے کوئی مضمون نقل نکرین
مگر تو بھی کچھہ نہ کچھہ اونکو اس کا مرتکب ہونا ہی
پڑا ہے چنانچہ آیتون کا شمار وغیرہ ان لوگون
نے انگریزی ہی ترجمون سے اخذ کیا ہے اور
ان لوگون نے اس ترجمہ کے تجزی لیسے بری
طور سے کی ہے کہ نہ وہ قرآن کے پارون
کے ساتھہ موافق ہے اور نہ سورتون کی تجزی
کے ساتھہ مطابق ہے آن لوگون نے جو مضامین
تفسیری اس مین درج کئے ہین وہ اکثر موضح
القرآن و فتح الرحمن و تفسیر حسینی سے ماخوذ
ہین اور اگرچہ ان لوگون نے بعض مسلمانون
سے بھی اس مین مدد لی ہے مگر تو بھی اس مین
بڑی بڑی غلطیان رہگئے ہین بہت بڑی بد
امتیازی ان لوگون کی اس سے ثابت ہوتی
ہے کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمہ
فتح الرحمن کو انہون نے کسی شخص کا نام سمجھکر
دیباچہ مین مولوی فتح الرحمن لکھا ہے اور

علی ہذا القیاس بضمن بیان شان نزول سورہ
فاتحہ ور قہ کو ورقہ اور آیت الذین آتیناھم
الکتب یتلونہ حق تلاوتہ کی تفسیر مین ابو
طالب کو ابو تانب اور جعفر کو حاکب لکھدیا ہے
الی غیر ذلک من الاغلاط والاغلوطات
۲۰۸ - مین نے اپنی ایک معتبر دوست سے سنا
کہ ممالک مغربی وشمالی کے ایک ہندو نے بھی
قرآن شریف کا اردو مین ترجمہ کرکے بلامتن کے
چھپوایا ہے۔
بیانات مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ مخالفین اسلام
زمانہائے دراز سے ہمارے قرآن شریف
سے اقتباس انور کرکے اپنی عادات واخلاق
کو درست کرنے مین کوشش کر رہے ہین اور بہت
سے ہم مسلمانون کو غلطی مین ڈالنے یا جھوٹا الزام
دینے کے واسطے بھی اسکا ترجمہ کئے جاتے ہین۔
اس لئے ہم لوگون کو عموماً ان پر اعتماد نکرنا چاہئے
اور سوے اسکے ہمارے علماء نے بتصریح بیان
کیا ہے کہ ترجمہ درحقیقت شہادت یا خبر ملحق بشہادت
ہے اور شہادت فاسق کی بھی معتبر نہین چہ
جائے کہ کافر چنانچہ قرآن شریف ہی مین لکھا
ہے یا ایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق
بنبأ فتبینوا یعنے اے ایمان والو جب تمہارے
پاس کوئی فاسق کوئی خبر لاوے تو اسکی تحقیق
کر لیا کرو یعنے مجرد اونھین کے کہنے ہی پر اعتماد
نکیا کرو مظہر اللاضی مین لکھا ہے لا تصح الشہادۃ

من کافر تصریحا وھذا مجمع علیہ ولم ینقل
فیہ یعنے بالاتفاق کافرون کی گواہی معتبر نہین اور
فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے ذمی مات فشہد
علیہ ثلثۃ من النصاری اسلم لا یصلی علیہ
بشہادتہم یعنے اگر کوئی کافر مر گیا اور دس
نصرانیون نے گواہی دی کہ یہ مسلمان تھا تو انکی
گواہی سے اوسپر جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاویگی
پس تعجب ہے اون لوگون سے کہ ان ترجمون کو
معتبر سمجھتے ہین بلکہ اس سے نماز تک جائز جانتے
ہین اور اپنی عبادات ومعاملات مین انسے استدلال
کرتے ہین استغفر اللہ مسلمانون کو ہرگز ان
ترجمون اور ایسی تفسیرون وتصنیفون سے
احتجاج نہ چاہئے بلکہ اونکو مناسب ہے کہ مضامین قرآن
کو محققین علماء اسلام سے تحقیق کر لیا کرین یا کسی
معتبر لائق مسلمان کا ترجمہ اگر انگریزی بھی ہو تو
اوسپر اعتماد کر سکتے ہین ۵ ندامت ہوگی پیچھے
سے نہ سوچینگے اگر پہلے۔ جیسا کہ اہل کتاب آجکل نادم
وپریشان ہین اور جاننا چاہئے کہ اکثر اہل کتاب
کی کتابون کی خرابی انہین ترجمون ہی کی بدولت
ہے کاش ہمارے قرآن شریف کے مانند اونکی
عبارت منزل کی بھی حفاظت کئے جاے اور اب
تک برابر متواتر منقول ہی چلے آتے اور اسکے بھی
حافظ ہوا کرتے تو امتین اسقدر خلاف واختلاف
کیون ہوتا اور اونکی کتابین اسطرح کیون بے
ٹھکانے ہوتین مگر ذلک فضل اللہ یؤتیہ

من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔
وقال جل مجدہ وعظم شانہ وبرہانہ۔
الفخیم! لئن اجتمعت الانس والجن علی
ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان
بعضھم لبعض ظھیرا والصلوٰۃ والسلام علی
من انزل علیہ القرآن تسلیما کثیرا کثیرا۔
قد تفرد بتنظیم ھذہ الفرائد وتصید ھذہ
الاوابد العبد المفرد الکئیب الاواہ محمد
المستھام بعبد اللہ رزقہ اللہ الانابۃ
الی باب العلی ابن الحافظ فتح محمد بن الحاج
المھاجر الشیخ رمضان علی حین اقامتہ
فی بلدۃ ھی فائقۃ البلدان البتۃ اعنی بھا
کلکتہ مدرسھا فی المدرسۃ العربیہ
بلغ اللہ صاحبھا الی غایۃ الامنیۃ اعنی
بھا الجلیلۃ المنشی لطافت حسین
المرحوم حفھا اللہ بالطاف الخصوص
والعموم سنہ ۱۳۱۳ھ یہ رسالہ تالیف ہے محمد محفوظ کا

بقیۂ نزول اور زینب اور محمد کا قصہ

اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ مصلحت الٰہی اور
اقتضاء وقت سے ہر ایک نبی کو کیفیت الہام جداگانہ
طریق سے ہوتی تھی جیسے مسیح پر روح القدس
(جبرئیل یا قوت الہامیہ) کا کبوتر کی شکل میں اترنا
اور حواریوں پر شعلہ ہائے آتشین کا مسلط ہونا۔
اور موسیٰ پر درخت سے آواز پیدا ہونا اور اسپر

آگ روشن ہونا۔ اور دانیال کا خواب دیکھنا
اور یوحنا حواری کا مکاشفات میں عجیب وغریب
رویا کا احوال۔ وغیرہ وغیرہ۔ ملحد لوگ ان سب
باتوں کو جعلسازی کہتے ہیں پادری بھی اسی
زمرہ میں ملگیا جبکہ اوس نے الہام پر اعتراض
کیا کیونکہ عیسائی کتابوں میں تو عجیب وغریب
ہیئت سے روح القدس کا نازل ہونا بکثرت
مرقوم ہے۔
اب یہ تلاش باقی رہی کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والتحیہ نے الہام کے ذریعہ سے عیش وعشرت
منایا اپنی زندگی کو اس الہام کی بدولت رنج
ومصیبت وتکلیف میں بسر کیا۔ ماہرین اسلام و
حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بخوبی
روشن ہوگا کہ آپ ہمیشہ اس الہام کی وجہ سے
مصیبت ودرد میں مبتلا رہے اور قطع نظر ایذا
رسانی مشرکین ویہود ونصاریٰ کے کبھی پیٹ
بھر کر کھانا نہ کھایا۔ اے پادری غادری یہ
تو بتا کہ انہوں نے اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ کو
کس لئے چھوڑا۔ متواتر فاقہ کشی سے جب آپ
بیطاقت ہو جاتے اور کمر مبارک سے سیدھا
نہ ہوا جاتا تو پیٹ سے ایک چوڑا کپڑا باندھ
لیتے۔ حضرات ناظرین بخدا آپ کی مصیبتوں کا
بیان مجھسے نہیں کیا جاتا ہے اور آنسوؤں کا
دریا امڈا چلا آتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر اوسی
بزرگوار عیسائی کی کتاب سے لکھتا ہوں جایئے آگے

صہ ۱۳ - دفعہ ۱۹ - اپنی رسالت کے کئے برس بعد تک معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ نے بہت کچھ ترقی نہین کی مگر اپنے دشمنون کے طنز اور تضحیک اور دہمکی سے خوف نہ کھاکر چوتھے سال کے آخر تک جبکہ عیسائیون کے قول کے بموجب آپکی صرف اونتالیس مرید مع اشخاص مذکورہ بالا ہوے تھے وعظ کہتے رہے - آپکے دشمن یعنے حکام سلطنت اور صاحبان رسوم قدیم اور احبار اور کمیشنون نے یہہ دیکھکر کہ تمسخر (جو کہ اکثر برے کام کے مقابلہ مین ایک سلاح زبردست گنا جاتا تہا) اور استعمال القاب ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکی پیرؤن کی ترقی مسدود نہوی اور نیز اپنی رزق مین کچھہ خلل مین کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ مؤثر سے چارہ جوئی کرنی چاہئے اور وہ تہی کہ آپکے قتل پر متفق ہوے اس سازش کو اگر آپ کے چچا ابو طالب دریافت کرکے رفع نکر دیتے تو اگر مذہب کا خاتمہ نہوتا تب بہی آپکا کام غالبا تمام ہوجاتا -

دفعہ ۲۰ - ڈین آف مارچ کی کرنہا تسلیم سے ظاہر ہی کہ پیغمبر نے اپنے ہم وطنون کے لعن وتشنیع کو حلم اور نہایت دل چسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنی اور اعلی سے بامروت وخوش خلق اور غریبون

صہ ۱۵ - گاذفری ہیگنس کہتا ہی کہ یہود ونصاری کو غیرت اور رزق کی خیال سے آنحضرت سے مخالفت کی تہی ۱۲ از راقم صہ ۱۵ گاذفری ہیگنس بجلد پریڈوکس کی کتاب سے لکہتا ہی جو عیسائیون مین ایک بزرگ عالم اور متحمل فاضل تہے ۱۲

منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صہ ۱۹ -

دفعہ ۲۲ - جب اس سازش سے محمدؐ کی جان بچی تو آپ نے وعظ کہنا بے خوف وخطر جاری رکہا اور ہمیشہ نئے مرید پیدا کرتے رہے یہان تک کہ وعظ گوئی کی آٹہوین سال مین حکام مکہ نے ایک قانون جاری کردیا جسکی رو سے ممانعت ہوی کہ اب زیادہ اشخاص آپ کی شریک نہون مگر آپ نے اسکی التفات نکیا اور نہ آپ کو ابو طالب کی حین حیات کچھہ ضرر پہونچا لیکن ابو طالب نے بعد دو برس کے وفات پائی پہر حکومت شہر کی صرف ابو سفیان کی متعلق ہوی جو خاندان امیہ سے اور آپکا سخت دشمن تہا -

صہ ۱۶ - پریڈوکس کا قول ہی کہ آپکی رسالت کی بارہوین سال مین آپکے پیرو تعداد مین قریب ایک سو کے سرکار کے خلاف ایسے حرکات کی کہ جنسے سرکار کو بہت ضرر پہونچا اس لئے اون کو مکہ سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بہاگ جانا پڑا اور بذریعہ آپ کے خطوط کی جو انہکے ساتھ لیگئے تہے بادشاہ کے پاس پناہ گیر ہوے گو کہ باشندگان مکہ نے اپنے اعلے رئیسون مین سے دو کو بطور ایلچی کے اونکے پیچہے شاہ موصوف

صہ ۱۵ - خیال کیا جاتا ہی کہ جب ابو سفیان سے بت پرستی اور سخت دشمن کی برخلاف آپ نے معجزات الہی کا وعظ اور بتون کی برائی بیان کی ہوگی تو ابو سفیان اور قریش نے حاکم ہونے کی وجہ سے کیا کیا اذیتین آپکو دی ہونگی ۱۲ از راقم -

صہ ۱۵ - انہی بتون کے برخلاف تمہید الہی کا ابتدا ہونا اونکو سخت ناگوار تہا ۱۲ از راقم

کے پاس بھیجا کہ وہ اونکو حوالہ کردے مگر یہہ تدبیر
سودمند نہوی -
ص۱۱ دفعہ ۲۲ - اسکو صحیح سمجھنا چاہئے کہ بہت سے
آپ کے پیروونجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس چلے
گئے اور کچھ عرصہ کے بعد جب یثرب یعنی مدینہ سے
اونکا بلاوا ہوا تو آپ سمے سب یا اکثر اپنے پیروؤن
کے وہان کو ہجرت کرگئی یہہ سب بموجب امکان
اور تجربہ معاملات بنی آدم کی مقتضاء طبع انسانی
ہی ایسا ہی کچھ ایسے حالات مین سقراط اور فیثا
غورث اور سوسی اور لوتہر اور بہت سے اورونکو
اور خود عیسے مسیح کو بھی واقع ہوا دیکھو انجیل متی
۱۲ باب ۱۵ - اور مرقس کی انجیل ۳ باب ۷ -
اسبات کا انکار نہین ہوسکتا کہ مدینہ کے
بہت سے آدمی نے آپ کا مذہب اختیار کرلیا تہا
مگر پادری صاحب امر واقعی کے چھپانے کے لئے
بیان کرتے ہین کہ یہودیون اور عیسائیون کے
مابین کے نزاع کا یہہ نتیجہ تھا جس سے ایک فرقہ کو

ص۱۱ یہ نجاشی شاہ حبشہ مسلمان ہوگیا تہا اس لئے عرب لوگونکی حوالگی کا چونکہ گاڈ
فری ہگنس اس قصہ کو پزید کی کتاب سے لکھتا ہی اور پزید کس نے اوسکا
مسلمان ہونا مفصل سمجھکر چھپالیا ہی اس لئے گاڈفری ہگنس نے بھی نقل نہین لکھا
کیونکہ دوسرے کی لکھی سے نقل کرتا ہی - ۱۲ از راقم ص۱۲ اس شہر مین
فقط یہودی عیسائی آباد تھے جنہون نے آپکو مکہ ہی بلاکر اپنی اطاعت
قبول کی اور ایسے جانثار ہوئے کہ انصار خدا کہلائے - ۱۲ از راقم ص۱۲
گاڈفری ہگنس کی مراد اس جگہہ پادریصاحب سے پادری ذین سمتھ ہے
جسکے حوالہ سے یہہ عبارت لکھتا ہے - ۱۲ - از راقم

آپ کی پناہ لینی پڑی حالانکہ معلوم نہین ہوتا کہ
مدینہ مین آپ کی پہونچنے پر کسیطرح ابتری یا
خون ریزی ہوی ہو آپ کی جماعت یہودیون
یا عیسائیون کے فرقہ سے اسقدر زیادہ تھی
کہ آپکا مقابلہ کرسکنے نکیا اور فوجا جاکر سلطنت
پر قابض ہوگئے ص۱۱
ص۱۲ دفعہ ۱۲۴ - یہہ قابل بیان کے ہی کہ دین
محمدی نے مذہب کی تاریکی کے زمانہ مین
ترقی نہین پائی بلکہ اوسوقت ترقی پائی کہ دین
عیسوی چھ سو برس سے مخالفون کی دلون کا
تجلیہ کررہا تھا اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ
اسوقت دین عیسوی بہت خراب ہوگیا تہا
اس لئے دنیا کو اوسکے بعد منور نہین کرسکتا
تھا مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ اوس نے اوس
مقصد کے حصول مین خطا کی جس کے لئے مذہب
مذکور پیدا کیا گیا تھا خیر یہہ وہی دلیل ہے
جسکو محمد نے خود قائم کیا ہے اور بلاشبہ
آپ کے پیرو بہت مانتے ہین - باقی آیندہ ۱۲

ص۱۲ گاڈفری ہگنس عیسائیون کے اس نامعقول جواب کا شکایت کرتا ہی ۱۲
ص۱۲ اس دفعہ مین گاڈفری ہگنس کہتا ہی کہ اگر عیسائیون کہینگے کہ اسلام نے عروج عیسائی
مذہب کے زوال پر پایا تب بھی آنحضرت کی نبوت ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کو عیسے نکرسکے
اسکو محمد نے انجام دیا اور ایسی حالت مین ضرور دوسرے نبی کی ضرورت اشد تھی -
اسکا جواب مین کہتا ہون کہ اوسوقت عیسائی مذہب ترقی پر تھا تو یہہ بھی آنحضرت کی نبوت کی
کامل دلیل ہے کیونکہ اسلام عیسائی مذہب کی ترقی پر قائم کرنا اسبات کی دلیل ہے کہ پیغمبر
اسلام کو مسیح سے زیادہ الہامی لیاقت تھی اور انجیلی تعلیم سے قرآنی تعلیم بدرجہا افضل

در مطبع بحر اہ سلامبنبور باہتمام محمد شریف طبعشد